مشاہدات-1335

ابوسعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت قرآن کریم

وقت 5-7 منٹ

قرآن عظیم میں اعداد کا استعمال

(چالیس کے ہندسے کا دلچسپ ذکر اور ہماری ذمّہ داری)

(تقریر نمبر 10)

اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّوَضَعَتۡهُ كُرۡهًا ؕ وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَاَصۡلِحۡ لِىۡ فِىۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕۚ اِنِّىۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (الاحقاف:16)

تھا برس چالیس کا مَیں اس مسافر خانہ میں
جبکہ مَیں نے وحی ربّانی سے پایا افتخار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 135)

معزز زین کرام! اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری کتاب القرآن الحکیم میں مختلف اعداد استعمال فرمائے ہیں۔ اُن اعداد کی significant، افادیت اور برکات بیان ہو رہی ہیں۔ آج اِس ضمن میں چالیس (Forty) کے فگر کو زیر بحث لائیں گے۔

پیارے بھائیو! قرآن کریم کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر چلّہ کاٹنے گئے اور حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے پیچھے قوم پر نگران مقرّر کر گئے تھے۔ حضرت موسیٰؑ کا یہ چلّہ بھی چالیس دن کا تھا۔

(آج کی دعا از الفضل آن لائن 21/ مارچ 2022ء)

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی عمر 40 سال قرار دی جاتی ہے۔ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبوّت پر اس وقت فائز ہوئے جب آپؐ کی عمر 40 برس تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بار بار فرماتا ہے کہ مفتری اسی دنیا میں ہلاک ہو گا بلکہ خدا کے سچے نبیوں اور مامورین کے لئے سب سے پہلی یہی دلیل ہے کہ وہ اپنے کام کی تکمیل کر کے مرتے ہیں اور ان کو اشاعتِ دین کے لئے مہلت دی جاتی ہے اور انسان کی اس مختصر زندگی میں بڑی سے بڑی مہلت **تیئیس** (23) برس ہیں کیونکہ اکثر نبوت کا ابتدا 40 برس پر ہوتا ہے اور تیئیس برس تک اگر اَور عمر ملی تو گویا عمدہ زمانہ زندگی کا یہی ہے۔“

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 434)

حضرت مسیح موعودؑ کو بھی الہام 40 سال کی عمر میں ہونے شروع ہوئے اور آغاز میں بیعت کرنے والوں کی تعداد بھی 40 ہی تھی۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”جب میری عمر 40 برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔“

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 283)

شیخ نعمت اللہ ولی کے اشعار کے حوالہ سے فرمایا:

”تا چہل سال ای برادرِ من
دور آن شہسوار می بینم

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے۔“

(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد4 صفحہ 398)

فرمایا:

”انہیں اشعار میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ وہ مبعوث ہونے کے وقت سے چالیس برس تک عمر پائے گا۔“

(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد4 صفحہ 388)

جہاں تک پہلی بیعت کے افراد کی تعداد کا تعلق ہے اس کے متعلق لکھا ہے۔ حضرت اُمّ المومنینؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحقیق کے مطابق 40 افراد ہی نے بیعت کی تھی۔

(ملاحظہ ہو سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 18، ذکر حبیب صفحہ 9، سلسلہ احمدیہ صفحہ 29)

آپؑ نے ہوشیار پور میں جو چلّہ کاٹا اس میں کی جانے والی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعودؑ کو عطا ہوئی تھی۔ یہ چلّہ بھی چالیس دن کا تھا۔

40 کا ہندسہ اور تربیتی امور

40 کے ہندسے کے تاریخی سفر سے اب ہم روحانی سفر میں داخل ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم سورۃ الاحقاف آیت 16 میں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے کچھ مدارج بیان فرمائے ہیں۔ جس کی تلاوت مَیں تقریر کے آغاز پر کر آیا ہوں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

کہ ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی (ہے) کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اسے جنم دیا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ 30 مہینے ہے۔ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَةً یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور 40 سال کا ہو گیا تو اس نے اپنے ربّ سے کہا۔ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

سامعین! قرآن کریم میں اگر انسان کی کسی خاص عمر کا ذکر ہے تو وہ بھی '40 سال' ہی ہے۔ اس میں ایک طرف انسان کے 40 سال کو پہنچنے کی اہمیت بیان فرمائی اور دوسری طرف اس سے استنباط کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں ذیلی تنظیموں کے حوالہ سے انصار اور لجنات کی ذمّہ داریوں کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمر جہاں مادّی وجسمانی پختگی کی ہے وہاں روحانی پختگی Spirtual Maturity کی بھی ہے۔ تاریخ انبیاء کے مطابق انبیاء علیہم السلام کو بھی اس پختہ عمر کے بعد نبوّت کی عظیم الشان ذمّہ داریوں سے سرفراز فرمایا جاتا رہا۔ اگر دنیوی لحاظ سے دیکھیں تو انسان کو کاروبار کرنے کی صورت میں کاروبار کے اونچ نیچ سے واقفیت 40 سال کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ ملازمت کرنے کی صورت میں قدم پھونک پھونک کر رکھنے کی سوچ 40 سال کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے اور دینی ومذہبی لحاظ سے اچھے اور بُرے میں فرق، نیکی اور بدی میں تمیز کرنا سیکھ لیتا ہے۔ اور اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔

یہی عمر ایسی ہے جس میں اکثر لوگوں کے والدین حیات ہوتے ہیں اور ان کی اپنی اولادیں بھی پیدا ہو چکی ہوتی ہیں۔ ان دونوں لحاظ سے ایک ناصر کے لئے باپ کی حیثیت سے اور لجنہ کی ممبر ہونے کی صورت میں ماں کی حیثیت سے اس دعا کا ورد بہت ضروری ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیری اُس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذُرّیّت (اولاد) کی بھی اصلاح کر۔ یقیناً مَیں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

ان نعمتوں کا ذکر کر کے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کی مکمل پیدائش کی صورت اُس پر نازل کیں اور والدین کی تکالیف کے برداشت سے جو افضال اور نعماء کا وہ وارث ٹھہرا تو ان کو مدّ نظر رکھ کر ایک طرف اپنے مالک حقیقی کا شکر ادا کرنا ہے اور دوسری طرف نیک، صالح اعمال بجالانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا بھی ہے اور اُولاد کے تعلق میں ان کی اصلاح وتربیت کے اعلیٰ معیاروں کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگنی ہے۔ اس ناطے بہت بڑی اور اہم ذمہ داریاں انسان کے کندھوں پر پڑ چکی ہوتی ہیں۔ جن کو بآسانی ادا کرنے کی وہ صلاحیت بھی رکھتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے۔

چالیس کا ہندسہ اور فرمودات رسولؐ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ تَرَكَ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ

کہ جس نے اپنے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

پھر فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا، بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِيدًا

کہ جو شخص میری امّت کی اصلاح اور بہبود کی غرض سے میری (کم از کم) چالیس حدیثیں محفوظ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایک عالم دین اور فقیہ کی صورت میں کھڑا کرے گا اور مَیں اس کے لیے خدا کے حضور شفاعت کرنے والا اور اس کے ایمان کا گواہ ہوں گا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس کسی کے جنازہ پر 40 مؤمنین حاضر ہو کر اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں وہ مرحوم بخش دیا جاتا ہے۔ اسی طرح پڑوسی کی حدود کو چالیس گھروں تک قرار دیا اس حوالے سے ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

چالیس کا ہندسہ اور حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ متعدّد بار اپنی جماعت میں ایسے 40 افراد کا ذکر کر چکے ہیں جو ہر وقت اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”اگر ہماری جماعت میں 40 آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے جو رنج وراحت، عُسر ویُسر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدّم کریں، ہوں تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے وہ پورا ہو چکا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 16 ایڈیشن 1984ء)

ایک اور موقع پر آپؑ فرماتے ہیں:

”اگر 40 آدمی بھی ایسے نکل آویں جن کے نفس منوّر ہو جاویں اور پوری بصیرت اور معرفت کی روشنی انہیں مل جائے تو وہ بہت کچھ فائدہ پہنچا سکیں گے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 258 ایڈیشن 1984ء)

چالیس برس اور موت کا نظارہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اوائل عمر کے لوگوں کی بیعت میں مجھے بہت تردّد ہوتا ہے جب تک انسان کی عمر 40 برس کی نہ ہو تب تک ٹھیک انسان نہیں ہوتا۔ اوائل عمر میں تلوّن ضرور آتے ہیں میرا ارادہ نہیں ہوتا کہ ایسی حالت میں بیعت لوں مگر بدیں خیال کہ دل آرزدگی ہوتی ہے بیعت کر لیتا ہوں۔ انسان جب 40 برس کا ہوتا ہے تو اسے موت کا نظارہ یاد آتا ہے اور جس کے قریب ابھی موت کا خوف ہی نہیں اس کا کیا اعتبار۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 393 ایڈیشن 2016ء)

عیب کا ذکر اور 40 دن کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 40 کے ہندسہ کو تربیتی اور اصلاحی انداز میں کئی جگہوں پر بیان فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا۔

”ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دُور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہو سکتا اس لیے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے...... وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دُعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم 40 دن اس کے لئے رو رو کر دُعا کی ہو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 60-61 ایڈیشن 1988ء)

پھر اللہ کے حضور رونے اور چلانے کو اپنا شعار بنانے کے متعلق فرماتے ہیں۔

”عاجزی کو اپنا شعار بنالو اور رونے کی عادت ڈالو کیونکہ رونا اسے بہت پسند ہے اگر 40 دن تک رونا نہ آئے تو سمجھ لو دل سخت ہو گیا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 132)

موت قریب ہوتی نظر آتی ہے

40 سال کی عمر پانے کے بعد، باوجود جسمانی کمزوری آنے کے روحانی معنوں میں تیزی آتی ہے۔ اس عمر کو پہنچ کر کبھی انسان کی ٹانگوں میں درد اور کبھی جسم کے دوسرے حصّوں میں دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے بعض کہتے ہیں کہ جوانی کی عمر کو ایک نعمتِ عظمیٰ سمجھتے ہوئے اپنے اللہ کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اِسے شیوہ پیغمبری کہا گیا ہے تاہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بھی کھول کر اس طرح بیان فرمایا ہے۔

”انحطاط عمر کا 40 سال سے شروع ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 217)

اور اپنے متعلق آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

”مَیں نے **چھ** ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت مَیں چاہتا تو **چار** سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

اب جب سے 40 سال گزر گئے، دیکھتا ہوں کہ وہ بات نہیں۔ ورنہ اوّل مَیں بٹالہ تک کئی بار پیدل چلا جاتا اور پیدل آتا اور کوئی کسل اور ضُعف مجھے نہ ہوتا اور اب تو اگر پانچ چھ میل بھی جاؤں تو تکلیف ہوتی ہے 40 سال کے بعد حرارتِ غریزی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات رنج و غم کے گزرتے ہیں۔ اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ اگر بھوک کے علاج میں زیادہ دیر ہو جائے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 425 ایڈیشن 2016ء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو جو 40 برس سے اوپر ہیں یا 40 سال کی عمر کو چھو رہے ہیں یا چھونے والے ہیں ان کا فرض ہے کہ ہم **40** ہندسہ کے حوالہ سے متعلقہ تربیتی واصلاحی امور پر عمل پیرا ہوں۔ ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ ارشاد بھی سامنے رہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”حکماء کہتے ہیں کہ جس قوّت کو چالیس (40) دن استعمال نہ کیا جائے، وہ بے کار ہو جاتی ہے۔ ہمارے ایک ماموں صاحب تھے، وہ پاگل ہو گئے۔ ان کی فصد لی گئی اور ان کو تاکید کی گئی کہ ہاتھ نہ ہلائیں۔ انہوں نے چند مہینے تک ہاتھ نہ ہلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھ لکڑی کی طرح ہو گیا۔ غرض یہ ہے کہ جس عُضو سے کام نہ لیا جائے، وہ بے کار ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 150 ایڈیشن 1988ء)

حضرت خلیفة المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سورۃ الاعراف آیت 143 کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً: چالیس کے عدد سے انسان کو ایک خاص مناسبت ہے۔ نُطفہ چالیس دن میں صورتِ انسان اختیار کرتا ہے۔ 40 دن کے بعد اس کی ماں تندرست ہوتی ہے۔ چالیس سال پر آدمی کے تمام قویٰ کمال کو پہنچتے ہیں۔ خدا نے موسیٰؑ سے فرمایا۔ روحانی برکات کے حصول کیلئے تیس دن ہماری طرف تبتّل تام کرو۔ اور اگر دس دن اور رہو تو یہ درجہ اکمل ہے۔

اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ: ثابت ہوا کہ جب کوئی بڑا آدمی قوم کا لیڈر مرکز سے جدا ہو تو اپنا ایک خلیفہ مقرر کر کے جائے۔"

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 230)

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ نے 26 جولائی 1940ء کو خطبہ جمعہ میں مجلس انصار اللہ کی بنیاد ان الفاظ سے رکھی۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"40 سال سے اوپر عمر والے جس قدر آدمی ہیں وہ انصار اللہ کے نام سے اپنی ایک انجمن بنائیں اور قادیان کے وہ تمام لوگ جو 40 سال سے اوپر ہیں اس میں شریک ہوں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہو گا کہ وہ روزانہ آدھ گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ اگر مناسب سمجھا گیا۔ تو بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں تین دن یا کم و بیش اکٹھے بھی لئے جاسکتے ہیں۔ مگر بہر حال تمام بچوں بوڑھوں اور نوجوانوں کا بغیر کسی استثناء کے قادیان میں منظم ہو جانا لازمی ہے۔

مجلس انصار اللہ کے ... **تین** سیکرٹری مَیں نے اس لئے مقرر کئے ہیں کہ مختلف محلوں میں کام کرنے کے لئے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ان کو فوراً قادیان کے مختلف حصوں میں اپنے آدمی بٹھا دینے چاہئیں اور 40 سال سے اوپر عمر رکھنے والے تمام لوگوں کو اپنے اندر شامل کرنا چاہئے۔ یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ لوگوں کو کس قسم کے کام میں سہولت ہو سکتی ہے اور جو شخص جس کام کے لئے موزوں ہو اس کے لئے اس سے نصف گھنٹہ روزانہ کام لیا جائے۔ یہ نصف گھنٹہ کم سے کم وقت ہے اور ضرورت پر اس سے بھی زیادہ وقت لیا جاسکتا ہے۔ یا یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ کسی سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں دو چار دن لے لئے جائیں۔ جس دن وہ اپنے آپ کو منظّم کر لیں اسی دن میری منظوری سے نیا پریذیڈنٹ اور نئے سیکرٹری مقرّر کئے جاسکتے ہیں۔ سر دست مَیں نے جن لوگوں کو اس کام کے لئے مقرّر کیا ہے وہ عارضی انتظام ہے اور اس وقت تک کے لئے ہے جب تک سب لوگ منظّم نہ ہو جائیں۔ جب منظّم ہو جائیں تو وہ چاہیں تو کسی اَور کو پریذیڈنٹ اور سیکرٹری بنا سکتے ہیں مگر میری منظوری اس کے لئے ضروری ہو گی۔ میرا ان دونوں مجلسوں سے ایسا ہی تعلق ہو گا جیسا مربیؔ کا تعلق ہوتا ہے اور ان کے کام کی آخری نگرانی میرے ذمّہ ہو گی یا جو بھی خلیفۂ وقت ہو۔ میرا اختیار ہو گا کہ جب بھی مناسب سمجھوں ان دونوں مجلسوں کا اجلاس اپنی صدارت میں بلاؤں اور اپنی موجودگی میں ان کو اپنا اجلاس منعقد کرنے کے لئے کہوں....

اس کے ساتھ ہی مَیں بیرونی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس تو اکثر جگہ قائم ہی ہیں۔ اب انہیں ہر جگہ 40 سال سے زائد عمر والوں کے لئے مجالس انصار اللہ قائم کرنی چاہئیں۔ ان مجالس کے وہی قواعد ہوں گے جو قادیان میں مجلس انصار اللہ کے قواعد ہوں گے۔ مگر سر دست باہر کی جماعتوں میں داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہو گا بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہو گا۔ لیکن جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر اور 40 سال سے کم ہے تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری ہو گا اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہو گا اس طرح ڈیڑھ سال تک دیکھنے کے بعد خدا نے چاہا تو آہستہ آہستہ باہر بھی ان مجالس میں شامل ہونا لازمی کر دیا جائے گا۔ کیونکہ احمدیت صحابہ کے نقش قدم پر ہے۔ صحابہ سے جب جہاد کا کام لیا جاتا تھا تو ان کی مرضی کے مطابق نہیں لیا جاتا تھا بلکہ کہا جاتا تھا کہ جاؤ کام کرو۔ مرضی کے مطابق کام کرنے کا میں نے جو موقعہ دینا تھا وہ قادیان کی جماعت کو مَیں دے چکا ہوں اور جنہوں نے ثواب حاصل کرنا تھا انہوں نے ثواب حاصل کر لیا ہے۔ اب 15 سے 40 سال تک کی عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا لازمی ہے اور اس لحاظ سے اب وہ ثواب نہیں رہا جو طوعی طور پر کام کرنے کے نتیجے میں ہو سکتا تھا۔ بے شک خدمت کا اب بھی ثواب ہو گا۔ لیکن جو طوعی طور پر داخل ہوئے اور وفا کا نمونہ دکھایا وہ سابق بن گئے البتہ انصار اللہ کی مجلس چونکہ اس شکل میں پہلے قائم نہیں ہوئی اور نہ کسی نے میرے کسی حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے اس میں جو بھی شامل ہو گا اسے وہی ثواب ہو گا جو طوعی طور پر نیک تحریکات میں شامل ہونے والوں کو ہوتا ہے۔"

(الفضل یکم اگست 1940ء)(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 17-18)

حضورؓ نے مزید فرمایا:

"آج سے قادیان میں خدام الاحمدیہ کا کام طوعی نہیں بلکہ جبری ہو گا۔ ہر وہ احمدی جس کی 15 سے 40 سال تک عمر ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر خدام الاحمدیہ میں اپنا نام لکھا دے۔"

اور خدام الاحمدیہ کو یہ ارشاد فرمایا کہ:

"ایک مہینہ کے اندر اندر خدام الاحمدیہ 8 سے 15 سال کی عمر تک کے بچوں کو منظّم کریں اور اطفال احمدیہ کے نام سے ان کی ایک جماعت بنائی جائے اور میرے ساتھ مشورہ کر کے ان کے لئے مناسب پروگرام تجویز کیا جائے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس حوالہ سے فرماتے ہیں:

”اے مومنو! تم اللہ کے دین کے لئے مددگار بن جاؤ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی بیعت کرنے والے سب کے سب آپ کے انصار ہیں لیکن حضرت المصلح الموعودؓ نے جماعت کے ان افراد کا نام ”انصار اللہ“ رکھا جن کی عمر 40 سال سے زائد ہے تاکہ ہمیشہ ان کے مدّ نظر یہ رہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل کے لئے ہمیشہ صفِ اوّل میں رہنے کا عہد کئے رکھنا ہے۔ پس اس پہلو سے آپ پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ ذمہ داریاں اجمالاً انصار کے عہد میں بیان کر دی گئی ہیں جسے آپ اپنے ہر اجلاس میں دہراتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے۔ یہ اتنا عظیم اور عظیم الشان نصبُ العین ہے کہ اس عہد پر پورا اُترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے۔“

(سبیل الرشاد جلد 4 صفحہ 3)

پھر فرمایا:

”انصار اللہ کی عمر 40 سال سے شروع ہوتی ہے۔ گویا انصار اللہ کی عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور سوچ میں گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اور جب یہ صورت ہو تو اس عمر میں پھر آخرت کی فکر بھی ہونی چاہئے اور یہی ایک ایسے شخص کا، ایک ایسے مؤمن کا رویّہ ہونا چاہئے جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو، یقین ہو اور تقویٰ میں ترقی کرنے کے لئے اس کی کوشش ہو تو پھر اس کی یہ سوچ ہونی چاہئے کیونکہ ایک احمدی نے اپنے عہد میں، عہدِ بیعت میں اس بات کا اقرار کیا ہوا ہے کہ اس نے تقویٰ میں ترقی کرنی ہے، تمام اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں، اس لئے اس کو تو عمومی طور پر اور اس پختہ عمر میں خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انصار اللہ ہیں۔ ایک ایسی عمر ہے جو نَحْنُ اَنْصَارُ اللہ کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کو تو ہر وقت یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے“۔

(سبیل الرشاد جلد 4 صفحہ 273)

سامعین! ان سب تنظیموں نے جو اثرات مرتب کئے ان کا ذکر کرتے ہوئے مجلس احرار کا ترجمان زمزم لکھتا ہے:

”ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ منتشر اور پریشان ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط اور منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے۔ اس میں چھوٹا بڑا زن و مرد، بچہ بوڑھا، ہر احمدی مرکز ”نبوت“ پر مرکوز و مجتمع ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقہ کے اندر متعدّد چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر اس کا جداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے۔ **15 تا 40 سال** کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ 40 سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے۔ انصار اللہ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں۔ میں ان واقعات اور حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا؟ تم نے ان متعدّد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا..... میرے نزدیک ہماری ذلّت و رسوائی اور میدان کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط معیار شرافت ہے۔“

(زمزم لاہور 23 جنوری 1945ء بحوالہ الفضل 18 اپریل 1945ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فقرہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ ہم ہمیشہ قرآن کے ہر حکم اور ہر لفظ کو عزت دینے والے ہوں۔ اور عزت اس وقت ہو گی جب ہم اس پر عمل کر رہے ہوں گے۔ اور جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو قرآن کریم ہمیں ہر پریشانی سے نجات دلانے والا اور ہمارے لئے رحمت کی چھتری ہو گا۔

پس ہمیں چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے تمام اوامر و نواہی کو سامنے رکھیں اور اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ تبھی ہم روحانی اور جسمانی شفا پانے والے بھی ہوں گے اور قرآن کریم ہمارے لئے رحمت کا باعث بھی ہو گا۔“

(خطبہ جمعہ 21/ اکتوبر 2005ء)